https://www.afkareislami.com

اخْتِبَارًا فَقَدْ ضَيَّعَ مَأْمُولًا.

ثواب کو ضائع کر دیا کہ جس کی امید و آرزو کی جاتی ہے۔

(۳۵۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

يَآ اَسْرَى الرَّغْبَةِ! اَقْصِرُوْا، فَاِنَّ الْمُعَرِّجَ عَلَى الدُّنْيَا لَا يَرُوْعُهٗ مِنْهَا اِلَّا صَرِيْفُ اَنْيَابِ الْحِدْثَانِ.

اَيُّهَا النَّاسُ! تَوَلَّوْا مِنْ اَنْفُسِكُمْ تَاْدِيْبَهَا، وَ اعْدِلُوْا بِهَا عَنْ ضَرَاوَةِ عَادَاتِهَا.

(۳۵۹)

اے حرص و طمع کے اسیرو! باز آؤ، کیونکہ دنیا پر ٹوٹنے والوں کو حوادث زمانہ کے دانت پیسنے ہی کا اندیشہ کرنا چاہیے۔

اے لوگو! خود ہی اپنی اصلاح کا ذمہ لو اور اپنی عادتوں کے تقاضوں سے منہ موڑ لو۔

(۳۶۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَا تَظُنَّنَّ بِكَلِمَةٍ خَرَجَتْ مِنْ اَحَدٍ سُوْٓءًا، وَ اَنْتَ تَجِدُ لَهَا فِي الْخَيْرِ مُحْتَمَلًا.

(۳۶۰)

کسی کے منہ سے نکلنے والی بات میں اگر اچھائی کا پہلو نکل سکتا ہو تو اس کے بارے میں بدگمانی نہ کرو۔

(۳۶۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اِذَا كَانَتْ لَكَ اِلَى اللهِ سُبْحَانَهٗ حَاجَةٌ فَابْدَاْ بِمَسْئَلَةِ الصَّلٰوةِ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صلی اللہ علیہ وآلہ، ثُمَّ سَلْ حَاجَتَكَ، فَاِنَّ اللهَ اَكْرَمُ مِنْ اَنْ يُّسْئَلَ حَاجَتَيْنِ، فَيَقْضِيَ اِحْدَاهُمَا وَ يَمْنَعَ الْاُخْرٰى.

(۳۶۱)

جب اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت طلب کرو تو پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجو، پھر اپنی حاجت مانگو، کیونکہ خداوند عالم اس سے بلند تر ہے کہ اس سے دو حاجتیں طلب کی جائیں اور وہ ایک پوری کر دے اور ایک روک لے۔

(۳۶۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ ضَنَّ بِعِرْضِهٖ فَلْيَدَعِ الْمِرَآءَ.

(۳۶۲)

جسے اپنی آبرو عزیز ہو وہ لڑائی جھگڑے سے کنارہ کش رہے۔

(۳۶۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مِنَ الْخُرْقِ الْمُعَاجَلَةُ قَبْلَ الْاِمْكَانِ، وَ الْاَنَاةُ بَعْدَ الْفُرْصَةِ.

(۳۶۳)

امکان پیدا ہونے سے پہلے کسی کام میں جلد بازی کرنا اور موقع آنے پر دیر کرنا دونوں حماقت میں داخل ہیں۔

(۳۶۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَا تَسْئَلْ عَمَّا لَا يَكُوْنُ، فَفِي الَّذِيْ قَدْ كَانَ لَكَ شُغُلٌ.

(۳۶۴)

جو بات نہ ہونے والی ہو اس کے متعلق سوال نہ کرو۔ اس لئے کہ جو ہے وہی تمہارے لئے کافی ہے۔

https://www.afkareislami.com

(٣٦٥) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اَلْفِكْرُ مِرْاٰةٌ صَافِيَةٌ، وَ الْاِعْتِبَارُ مُنْذِرٌ نَّاصِحٌ، وَ كَفٰى اَدَبًا لِّنَفْسِكَ تَجَنُّبُكَ مَا كَرِهْتَهٗ لِغَيْرِكَ.

(٣٦٥)

فکر ایک روشن آئینہ ہے، عبرت اندوزی ایک خیر خواہ متنبہ کرنے والی چیز ہے۔ نفس کی اصلاح کیلئے یہی کافی ہے کہ جن چیزوں کو دوسروں کیلئے برا سمجھتے ہو ان سے بچ کر رہو۔

(٣٦٦) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اَلْعِلْمُ مَقْرُوْنٌ بِالْعَمَلِ، فَمَنْ عَلِمَ عَمِلَ، وَ الْعِلْمُ يَهْتِفُ بِالْعَمَلِ، فَاِنْ اَجَابَهٗ وَ اِلَّا ارْتَحَلَ عَنْهُ.

(٣٦٦)

علم عمل سے وابستہ ہے، لہٰذا جو جانتا ہے وہ عمل بھی کرتا ہے اور علم عمل کو پکارتا ہے۔ اگر وہ لبیک کہتا ہے تو بہتر، ورنہ وہ بھی اس سے رخصت ہو جاتا ہے۔

(٣٦٧) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

يَآ اَيُّهَا النَّاسُ! مَتَاعُ الدُّنْيَا حُطَامٌ مُّوْبِئٌ، فَتَجَنَّبُوْا مَرْعَاهُ قُلْعَتُهَا اَحْظٰى مِنْ طُمَاْنِيْنَتِهَا، وَ بُلْغَتُهَا اَزْكٰى مِنْ ثَرْوَتِهَا، حُكِمَ عَلٰى مُكْثِرِيْهَا بِالْفَاقَةِ، وَ اُعِيْنَ مَنْ غَنِيَ عَنْهَا بِالرَّاحَةِ. مَنْ رَّاقَهٗ زِبْرِجُهَا اَعْقَبَتْ نَاظِرَيْهِ كَمَهًا، وَ مَنِ اسْتَشْعَرَ الشَّعَفَ بِهَا مَلَاَتْ ضَمِيْرَهٗ اَشْجَانًا، لَهُنَّ رَقْصٌ عَلٰى سُوَيْدَآءِ قَلْبِهٖ: هَمٌّ يَّشْغَلُهٗ وَ هَمٌّ يَّحْزُنُهٗ، كَذٰلِكَ حَتّٰى يُؤْخَذَ بِكَظْمِهٖ فَيُلْقٰى بِالْفَضَآءِ مُنْقَطِعًا اَبْهَرَاهُ، هَيِّنًا عَلَى اللّٰهِ فَنَآؤُهٗ، وَ عَلَى الْاِخْوَانِ اِلْقَآؤُهٗ.

(٣٦٧)

اے لوگو! دنیا کا ساز و سامان سوکھا سڑا بھوسا ہے جو وبا پیدا کرنے والا ہے۔ لہٰذا اس چراگاہ سے دور رہو کہ جس سے چل چلاؤ باطمینان منزل کرنے سے زیادہ فائدہ مند ہے، اور صرف بقدر کفاف لے لینا اس دولت و ثروت سے زیادہ برکت والا ہے۔ اس کے دولت مندوں کیلئے فقر طے ہو چکا ہے اور اس سے بے نیاز رہنے والوں کو راحت کا سہارا دیا گیا ہے۔ جس کو اس کی سج دھج لبھا لیتی ہے وہ انجام کار اس کی دونوں آنکھوں کو اندھا کر دیتی ہے، اور جو اس کی چاہت کو اپنا شعار بنا لیتا ہے وہ اس کے دل کو ایسے غموں سے بھر دیتی ہے جو دل کی گہرائیوں میں تلاطم برپا کرتے ہیں۔ یوں کہ کبھی کوئی فکر اسے گھیرے رہتی ہے اور کبھی کوئی اندیشہ اسے رنجیدہ بنائے رہتا ہے۔ وہ اسی حالت میں ہوتا ہے کہ اس کا گلا گھوٹا جانے لگتا ہے، اور وہ بیابان میں ڈال دیا جاتا ہے اس عالم میں کہ اس کے دل کی دونوں رگیں ٹوٹ چکی ہوتی ہیں۔ اللہ کو اس کا فنا کرنا سہل اور اس کے بھائی بندوں کا اسے قبر میں اتارنا آسان ہو جاتا ہے۔

https://www.afkareislami.com

وَ اِنَّمَا يَنْظُرُ الْمُؤْمِنُ اِلَى الدُّنْيَا بِعَيْنِ الْاِعْتِبَارِ، وَ يَقْتَاتُ مِنْهَا بِبَطْنِ الْاِضْطِرَارِ، وَ يَسْمَعُ فِيْهَا بِاُذُنِ الْمَقْتِ وَ الْاِبْغَاضِ، اِنْ قِيْلَ اَثْرٰى قِيْلَ اَكْدٰى، وَ اِنْ فُرِحَ لَهٗ بِالْبَقَآءِ حُزِنَ لَهٗ بِالْفَنَآءِ، هٰذَا وَ لَمْ يَاْتِهِمْ يَوْمٌ فِيْهِ يُبْلِسُوْنَ.

مومن دنیا کو عبرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اس سے اتنی ہی غذا حاصل کرتا ہے جتنی پیٹ کی ضرورت مجبور کرتی ہے، اور اس کے بارے میں ہر بات کو بغض و عناد کے کانوں سے سنتا ہے۔ اگر کسی کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ وہ مالدار ہو گیا ہے تو پھر یہ بھی کہنے میں آتا ہے کہ نادار ہو گیا ہے۔ اگر زندگی پر خوشی کی جاتی ہے تو مرنے پر غم بھی ہوتا ہے۔ یہ حالت ہے، حالانکہ ابھی وہ دن نہیں آیا کہ جس میں پوری مایوسی چھا جائے گی۔

(۳۶۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ وَضَعَ الثَّوَابَ عَلٰى طَاعَتِهٖ، وَ الْعِقَابَ عَلٰى مَعْصِيَتِهٖ، ذِيَادَةً لِّعِبَادِهٖ عَنْ نِّقْمَتِهٖ، وَ حِيَاشَةً لَّهُمْ اِلٰى جَنَّتِهٖ.

(۳۶۸)

اللہ سبحانہ نے اپنی اطاعت پر ثواب اور اپنی معصیت پر سزا اس لئے رکھی ہے کہ اپنے بندوں کو عذاب سے دور کرے اور جنت کی طرف گھیر کر لے جائے۔

(۳۶۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَّا يَبْقٰى فِيْهِمْ مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُهٗ، وَ مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اسْمُهٗ، وَ مَسَاجِدُهُمْ يَوْمَئِذٍ عَامِرَةٌ مِّنَ الْبِنٰى، خَرَابٌ مِّنَ الْهُدٰى، سُكَّانُهَا وَ عُمَّارُهَا شَرُّ اَهْلِ الْاَرْضِ، مِنْهُمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ، وَ اِلَيْهِمْ تَاْوِى الْخَطِيْٓئَةُ، يَرُدُّوْنَ مَنْ شَذَّ عَنْهَا فِيْهَا، وَ يَسُوْقُوْنَ مَنْ تَاَخَّرَ عَنْهَآ اِلَيْهَا، يَقُوْلُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ: «فَبِيْ حَلَفْتُ لَاَبْعَثَنَّ عَلٰۤى اُولٰٓئِكَ فِتْنَةً اَتْرُكُ الْحَلِيْمَ فِيْهَا حَيْرَانَ»، وَ قَدْ فَعَلَ، وَ نَحْنُ نَسْتَقِيْلُ اللّٰهَ عَثْرَةَ الْغَفْلَةِ.

(۳۶۹)

لوگوں پر ایک ایسا دور آئے گا جب ان میں صرف قرآن کے نقوش اور اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا، اس وقت مسجدیں تعمیر و زینت کے لحاظ سے آباد اور ہدایت کے اعتبار سے ویران ہوں گی۔ ان میں ٹھہرنے والے اور انہیں آباد کرنے والے تمام اہل زمین میں سب سے بدتر ہوں گے، وہ فتنوں کا سرچشمہ اور گناہوں کا مرکز ہوں گے، جو ان فتنوں سے منہ موڑے گا انہیں انہی فتنوں کی طرف پلٹائیں گے، اور جو قدم پیچھے ہٹائے گا انہیں دھکیل کر ان کی طرف لائیں گے۔ ارشادِ الٰہی ہے کہ: ”مجھے اپنی ذات کی قسم میں ان لوگوں پر ایسا فتنہ نازل کروں گا جس میں حلیم و بردبار کو حیران و سرگردان چھوڑ دوں گا“۔ چنانچہ وہ ایسا ہی کرے گا۔ ہم اللہ سے غفلت کی ٹھوکروں سے عفو کے خواستگار ہیں۔

https://www.afkareislami.com

(۳۷۰) وَرُوِیَ اَنَّهٗ عَلَیْهِ السَّلَامُ

قَلَّمَا اعْتَدَلَ بِهِ الْمِنْۢبَرُ اِلَّا قَالَ اَمَامَ الْخُطْبَةِ:

اَیُّهَا النَّاسُ! اتَّقُوا اللهَ، فَمَا خُلِقَ امْرُؤٌ عَبَثًا فَیَلْهُوَ، وَ لَا تُرِكَ سُدًى فَیَلْغُوَ، وَ مَا دُنْیَاهُ الَّتِیْ تَحَسَّنَتْ لَهٗ بِخَلَفٍ مِّنَ الْاٰخِرَةِ الَّتِیْ قَبَّحَهَا سُوْٓءُ النَّظَرِ عِنْدَهٗ، وَ مَا الْمَغْرُوْرُ الَّذِیْ ظَفِرَ مِنَ الدُّنْیَا بِاَعْلٰی هِمَّتِهٖ كَالْاٰخَرِ الَّذِیْ ظَفِرَ مِنَ الْاٰخِرَةِ بِاَدْنٰی سُهْمَتِهٖ.

(۳۷۰)

جب بھی آپؑ منبر پر رونق افروز ہوتے تو ایسا اتفاق کم ہوتا تھا کہ خطبہ سے پہلے یہ کلمات نہ فرمائیں:

اے لوگو! اللہ سے ڈرو، کیونکہ کوئی شخص بے کار پیدا نہیں کیا گیا کہ وہ کھیل کود میں پڑ جائے، اور نہ اسے بے قید و بند چھوڑ دیا گیا ہے کہ بیہودگیاں کرنے لگے، اور یہ دنیا جو اس کیلئے آراستہ و پیراستہ ہے اس آخرت کا عوض نہیں ہو سکتی جس کو اس کی غلط نگاہ نے بری صورت میں پیش کیا ہے۔ وہ فریب خوردہ جو اپنی بلند ہمتی سے دنیا حاصل کرنے میں کامیاب ہو اس دوسرے شخص کے مانند نہیں ہو سکتا جس نے تھوڑا بہت آخرت کا حصہ حاصل کر لیا ہو۔

(۳۷۱) وَقَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ

لَا شَرَفَ اَعْلٰی مِنَ الْاِسْلَامِ، وَ لَا عِزَّ اَعَزُّ مِنَ التَّقْوٰی، وَ لَا مَعْقِلَ اَحْسَنُ مِنَ الْوَرَعِ، وَ لَا شَفِیْعَ اَنْجَحُ مِنَ التَّوْبَةِ، وَ لَا كَنْزَ اَغْنٰی مِنَ الْقَنَاعَةِ، وَ لَا مَالَ اَذْهَبُ لِلْفَاقَةِ مِنَ الرِّضٰی بِالْقُوْتِ، وَ مَنِ اقْتَصَرَ عَلٰی بُلْغَةِ الْكَفَافِ فَقَدِ انْتَظَمَ الرَّاحَةَ، وَ تَبَوَّاَ خَفْضَ الدَّعَةِ، وَ الرَّغْبَةُ مِفْتَاحُ النَّصَبِ وَ مَطِیَّةُ التَّعَبِ، وَ الْحِرْصُ وَ الْكِبْرُ وَ الْحَسَدُ دَوَاعٍ اِلَى التَّقَحُّمِ فِی الذُّنُوْبِ، وَ الشَّرُّ جَامِعٌ لِّمَسَاوِی الْعُیُوْبِ.

(۳۷۱)

کوئی شرف اسلام سے بلند تر نہیں۔ کوئی بزرگی تقویٰ سے زیادہ باوقار نہیں۔ کوئی پناہ گاہ پرہیز گاری سے بہتر نہیں۔ کوئی سفارش کرنے والا توبہ سے بڑھ کر کامیاب نہیں۔ کوئی خزانہ قناعت سے زیادہ بے نیاز کرنے والا نہیں۔ کوئی مال بقدر کفاف پر رضامند رہنے سے بڑھ کر فقر و احتیاج کا دور کرنے والا نہیں۔ جو شخص قدرِ حاجت پر اکتفا کر لیتا ہے وہ آسائش و راحت پالیتا ہے اور آرام و آسودگی میں منزل بنا لیتا ہے۔ خواہش و رغبت، رنج و تکلیف کی کلید اور مشقت و اندوہ کی سواری ہے۔ حرص، تکبر اور حسد، گناہوں میں پھاند پڑنے کے محرکات ہیں، اور بدکردار تمام برے عیوب کو حاوی ہے۔